سوال

(55) حالت جنابت اور قرآن کی قراءت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل حدیث کی تحقیق کیا ہے :

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک غسل کی حاجت والے نہ ہوتے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے۔

(صلوۃ الرسول مع القول المقبول ص 127 حدیث :58 بحوالہ سنن ترمذی حدیث 146 سنن ابی داود حدیث :229)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ حافظ عبدالرؤف حفظہ اللہ نے بھی تفصیلی بحث کے ساتھ اس حدیث پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔ جبکہ آپ نے تسہیل الوصول الیٰ تخریج صلوۃ الرسول میں اسے حسن قرار دیا۔ تفصیل سے وضاحت کریں، صحیح موقف کیا ہے؟ (محمد محسن سلفی، کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روایت مذکورہ کو ابوداود(229) نسائی(267) اور ابن ماجہ(594) نے شعبہ سے اور ترمذی(146) نے اعمش اور (محمد بن عبدالرحمان) بن ابی لیلیٰ سے، ان تینوں نے عمرو بن مرہ عن عبداللہ بن سلمہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

اس روایت کو ترمذی نے "حسن صحیح" اور ابن خزیمہ(208) ابن حبان (المورد: 192،193) ابن الجارود(94) حاکم(4/107) اور ذہبی وغیرہم نے صحیح کہا ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے :

"وَالْحَقُّ أَنَّهُ مِنْ قَبِيلِ الْحَسَنِ يَصْلُحُ لِلْحُجَّةِ"

اور حق یہ ہے کہ یہ روایت حسن کی قسم سے ہے (اور) استدلال کے لیے مناسب ہے۔ (فتح الباری ج1 ص408 ح305)

بعض لوگوں نے اس حدیث پر دو طرح سے جرح کی ہے :

1۔ عبداللہ بن سلمہ کا تفرد

اس کا جواب یہ ہے کہ عبداللہ بن سلمہ کو یعقوب بن شیبہ، العجلی المعتدل، ابن عدی اور جمہور محدثین نے موثق (ثقہ، صدوق وغیرہ) قرار دیا ہے لہذا ابو حاتم اور ابو احمد الحاکم الکبیر کی جرح مردود ہے۔

2۔ عبداللہ بن سلمہ کا اختلاط

اس کا جواب یہ ہے کہ اس اختلاط کا علم عبداللہ مذکور کے شاگرد عمرو بن مرہ سے ہوا ہے اور اس حدیث کے راوی بھی عمرو بن مرہ ہی تھے لہذا یہ دلیل ہے کہ عمرو بن مرہ (ثقہ امام) نے عبداللہ بن سلمہ مذکور سے یہ روایت قبل از اختلاط ہی سنی ہے۔ محدثین کرام کا اسے صحیح و حسن قرار دینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ روایت عبداللہ بن سلمہ نے اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔

الکامل لابن عدی میں ہے:

"ہذا الحدیث قال شعبۃ روی عبداللہ بن سلمۃ ہذا الحدیث بعد ما کبر وقال شعبۃ"

"اور شعبہ نے کہا: عبداللہ بن سلمہ نے یہ حدیث بوڑھا ہونے کے بعد بیان کی ہے۔ (4/1487)

یہ قول دو وجہ سے مردود ہے:

اول: بے سند ہے۔

دوم: اگر اسے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ عن سفیان بن عیینہ کی سند سے منسوب کیا جائے تو ابن ابی عصمہ کی توثیق اور ابن عیینہ کی تصریح سماع مطلوب ہے، امام شعبہ سے اس قول کے برعکس بھی مروی ہے۔ ابن خزیمہ (ج1ص104) نے صحیح سند سے نقل کیا کہ شعبہ نے کہا: "ہذا ثلث رأس مالی" یہ (حدیث) میرے سرمائے کا ایک تہائی ہے۔

دار قطنی (ج1ص119ح423) نے حسن سند کے ساتھ شعبہ سے نقل کیا: "ما احدث بحدیث احسن منہ" میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث بیان نہیں کرتا۔

سنن دار قطنی (1/118ح419) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (1/89) میں ابو الغریف عن علی کی سند سے موقوفاً مروی ہے کہ جنبی شخص قرآن سے ایک حرف بھی نہ پڑھے۔ (ملخصاً)

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ھو صحیح عن علی"

ابو الغریف عبیداللہ بن خلیفہ الہمدانی کو ابن حبان اور دار قطنی وغیرہما نے موثق قرار دیا ہے۔

اس پر صرف ابو حاتم الرازی نے جرح کی ہے جو کہ جمہور کی توثیق کے مقابلے میں مردود ہے۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے قول "ھو صحیح عن علی" کے باوجود ابو اسحاق الحوینی المصری صاحب یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ "لم یوثقہ سوا ابن حبان" اسے ابن حبان کے سوا کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا۔ (دیکھئے غوث المکدود تخریج منتقی ابن الجارود ج1ص97)

ابو الغریف مذکور کے بارے میں حافظ ابن حجر نے لکھا ہے: "صدوق رمی بالتشیع" (تقریب التہذیب ص224)

یہ روایت مسند احمد (1/110ح872) اور مسند ابی یعلیٰ (1/300ح365) میں بھی بقول راجح: موقوفاً ہی مروی ہے۔ واللہ الحمد

خلاصہ :-

عبداللہ بن سلمہ کی روایت حسن لذاتہ ہے اور ابوالغریف وغیرہ کے شواہد کی رو سے صحیح لغیرہ ہے۔

تنبیہ :-

راقم الحدیث کی صرف وہ کتاب معتبر ہے جس کے آخر میں میرے دستخط ہیں یا اُسے مکتبۃ الحدیث حضرو/مکتبہ اسلامیہ لاہور، فیصل آباد سے شائع کیا گیا ہے۔ (شہادت، مئی 2003ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ199

محدث فتویٰ